❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ
وقت 5-7منٹ

مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ۔(المومن:41)

کہ مرد اور عورت میں سے جو بھی نیکی کرے گا اور وہ مومن ہو گا پس یہی وہ لوگ ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے۔ اس میں انہیں بے حساب رزق عطا کیا جائے گا۔

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے "سیرت مکرم مرزا مجید احمد صاحب"

مکرم مرزا مجید احمد صاحب 18؍جولائی 1924ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے، حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اور مکرمہ سرور سلطان بیگم صاحبہؓ بنت حضرت غلام حسن صاحب پشاوریؓ کے بیٹے تھے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی اور تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میٹرک پاس کیا۔ پھر 1949ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم۔اے ہسٹری اعلیٰ نمبروں میں پاس کیا۔ آپ کے پاس ہونے پر جب لوگوں نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مبارکباد دی تو علاوہ اور شکرگزاری کے الفاظ کے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے یہ بھی لکھا کہ

"دراصل مومنوں کی جماعت اپنی خوشی اور غمی کے موقعوں پر ایک دوسرے کے سہارے پر قائم ہوتی ہے اور ایک دوسرے کے سہارے سے راحت اور تسکین اور مضبوطی حاصل کرتی ہے کہ یہی جماعت کے نظریے کا مرکزی نکتہ ہے۔ مگر مَیں دوستوں سے درخواست کروں گا کہ اس خوشی کی شرکت کے علاوہ یہ بھی دعا کریں کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے عزیز مجید احمد کو علم کا ظاہری معیار پورا کرنے کی توفیق دی ہے اسی طرح اُسے حقیقی علم سے بھی نوازے اور پھر اس علم پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا کرے کیونکہ یہی ہماری زندگیوں کا اصل مقصد اور منتہا ہے۔"

(مضامین بشیر جلد 2 صفحہ 605)

مکرم مرزا مجید احمد صاحب نے 7 مئی 1944ء کو اپنی زندگی خدمتِ دین کے لئے وقف کر دی اور ساتھ ساتھ اپنی تعلیم بھی جاری رکھی۔ دسمبر 1949ء میں جامعۃ المبشرین میں داخل ہوئے اور جولائی 1954ء میں جامعہ پاس کیا۔

آپ کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 28؍دسمبر 1950ء کو جلسہ سالانہ کے تیسرے دن مکرمہ صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ بنت حضرت نواب عبداللہ خان صاحبؓ اور حضرت سیّدہ امۃ الحفیظ بیگمؓ کے ساتھ پڑھا۔ شادی کی مبارک تقریب سے پہلے الفضل 25 مارچ 1951ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی طرف سے بڑے دردمندانہ انداز میں دُعا کی تحریک کی گئی۔ آپ نے تحریر فرمایا:

"جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر میرے لڑکے مرزا مجید احمد سلمہٗ اور عزیزہ قدسیہ بیگم بنت ہمشیرہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے نکاح کا اعلان فرمایا تھا۔ اب یکم اپریل 1951ء کو بروز اتوار رخصتانہ کی تقریب قرار پائی ہے۔ مَیں جملہ احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس شادی کے بابرکت ہونے کے متعلق دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ مَیں سب بھائیوں اور بہنوں کے لیے ہمیشہ دعا کرتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ ہمیں بھی اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھتے ہوں گے۔

عزیزم مرزا مجید احمد ایم۔اے میرا سب سے چھوٹا لڑکا ہے اور عزیزہ قدسیہ بیگم ہماری چھوٹی ہمشیرہ اخویم میاں عبد اللہ خان صاحب کی لڑکی اور نواب محمد علی خان صاحب کی پوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اِس شادی خانہ آبادی کو فریقین کے لیے ہر جہت سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ کرے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین یا ارحم الراحمین"

آپ کی دعوتِ ولیمہ کی تقریب میں جو کہ 1951ء کو رتن باغ میں ہوئی حضرت مصلح موعودؓ ربوہ سے بنفسِ نفیس تشریف لائے اور نو بیاہتا جوڑے کو دلی دعاؤں کے تحفے سے نوازا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹیوں اور دو بیٹوں سے نوازا جن میں مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ زوجہ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب طارق آف جہلم، مکرمہ درثمین احمد صاحبہ زوجہ مکرم شعیب احمد یحییٰ، مکرمہ فائزہ احمد صاحبہ زوجہ مکرم سید میر مدثر احمد صاحب، مکرم مرزا محمود احمد صاحب اور مرزا غلام قادر شہید صاحب شامل ہیں۔

سامعین! آپ نے جولائی 1954ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کا پہلا تقرر 20، ستمبر 1954ء کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ہوا۔ 4، نومبر 1956ء کو تحریک جدید کے تحت غانا کے شہر کماسی میں بطور پرنسپل سکول آپ کو بھیجا گیا۔ 24، دسمبر 1963ء کو پاکستان واپس آئے۔ پھر اپریل 1964ء میں تعلیم الاسلام کالج میں دوبارہ تقرری ہوئی۔ پھر جب تعلیم الاسلام کالج بھٹو دَور میں نیشنلائز ہوا تو اپریل 1975ء میں آپ نے نیشنلائزیشن کے بعد وہاں سے استعفیٰ دے دیا اور انجمن میں رپورٹ کر دی کہ مَیں واقف زندگی ہوں۔ 3، جولائی 1975ء کو آپ کا تقرر بطور نائب ناظر تعلیم ہوا۔ 1976ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ امریکہ اور یورپ کے ممالک کے دورے پر تشریف لے گئے تو مرزا مجید احمد صاحب بطور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ساتھ تھے۔ 1978ء میں آپ کو نائب ناظر اعلیٰ مقرر کیا گیا اور 1984ء میں یہاں سے پھر ریٹائرڈ ہوئے۔

آپ ایک علمی ذوق رکھنے والی شخصیت تھے۔ پڑھنے لکھنے کا بہت شوق تھا۔ اکثر وقت لائبریری میں مطالعہ کرنے میں گزارتے تھے۔ آپ نے سیرۃ المہدی کا کچھ حصّہ انگریزی میں ترجمہ کیا۔ الفضل میں باقاعدہ مضامین لکھتے تھے۔ یہ مضامین کتابی صورت میں "نقطۂ نظر" کے نام سے چھپے ہیں۔ بہت پیار کرنے والے، اعلیٰ ظرف کے مالک تھے۔ بچوں سے بہت پیار کرنے والے مخلص اور کھلے دل کے انسان تھے۔ آپ کی ایک بڑی خوبی تھی کہ ہر عمر کے لوگوں میں ایڈجسٹ کر جاتے تھے اور ایک دوست کی طرح اُن سے سلوک کرتے تھے۔ بچوں سے بھی، بڑوں سے بھی اور نوجوانوں سے بھی۔ آپ کی غصہ والی طبیعت نہیں تھی۔ جس کسی سے بھی تعلق رکھا بہت مخلص ہو کر رکھا۔ اسی طرح ملازموں کا بھی خیال رکھنے والے تھے۔ مرزا مجید صاحب صائب الرائے تھے اور بڑی واضح رائے رکھتے تھے۔ جو بات صحیح ہوتی تھی اس کے مطابق اپنی رائے کا اظہار کرتے تھے۔

سامعین! آپ بہت صابر انسان تھے۔ جب آپ کے صاحبزادے مرزا غلام قادر شہید ہوئے تو آپ کے لبوں پر ایک ہی دُعا تھی کہ

"اے غلام قادر! تجھ پر سلام۔ تم خدا کے دین پر نثار ہوئے۔ اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا ہے خدا اسے قبول فرمائے اور اپنا قرب عطا فرمائے۔"

آپ کی بہو صاحبزادہ مرزا غلام قادر شہید کی بیوہ امۃ الناصر نصرت صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ

"اپنے بیٹے مرزا غلام قادر شہید کی شہادت پر بہت صبر کا نمونہ دکھایا اور کہتی ہیں کہ شہادت کے بعد مرزا مجید احمد صاحب اور آپ کی اہلیہ بہت زیادہ قادر شہید کے بچوں کا خیال رکھتے۔ پھر بیماری کا بڑا لمبا عرصہ تھا اور بہت صبر اور ہمت کے ساتھ انہوں نے گزارا۔"

آپ کے بیٹے مرزا غلام قادر شہید آپ کی اور آپ کی اہلیہ کی دعاؤں کے صلہ میں پیدا ہوئے تھے کیونکہ آپ کی شدید خواہش تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو بیٹے سے نوازے گا تو آپ اُس کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "غلام قادر آئے گھر نُور اور برکت سے بھر گیا" کے تحت غلام قادر رکھیں گے تا کہ گھر نور اور برکت سے بھر جائے اور دیکھیں سامعین! کیسے اللہ تعالیٰ آپ کا گھر خدا کی رحمت سے بھر دیا کہ آپ کو ایک شہید کے والد کا درجہ حاصل ہوا۔ نیز آپ کی پوتی مکرمہ صالحہ سطوت صاحبہ کے میاں مکرم سید طالع احمد شہید کو بھی گھانا مغربی افریقہ میں دورانِ خدمتِ دین شہادت کا درجہ ملا۔

سامعین! بہت سادہ اور خاموش طبع انسان خلافت لائبریری ربوہ میں کتب کا مطالعہ کرتے اور نوٹس لیتے دیکھے جاتے تھے۔ آپ ذی علم شخصیت تھے۔ ہم طلبہ جامعہ احمدیہ الفضل میں آپ کے شائع ہونے والے مضامین کا بڑے شوق اور غور وخوض کے ساتھ مطالعہ کرتے کیونکہ آپ کے مضامین گو فلسفانہ ہوتے مگر کوئی نہ کوئی نئی بات اِن میں ضرور مل جاتی جسے ہم اپنی تقاریر اور مضامین میں استعمال کرتے۔ مَیں نے ذاتی طور پر اپنی فیلڈ میں آپ کے مجموعہ مضامین مطبوعہ بعنوان

"نقطۂ نظر" سے بہت فائدہ اُٹھایا حتّٰی کہ آج کل "مشاہدات" کی تیاری میں بھی آپ کی اِس کمال کی تحریر سے استفادہ کرتا ہوں۔ جب تک آپ صحت مند رہے مسجد مبارک کی زینت بنے رہے۔ اللہ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ آمین

آپ کے دل کا آپریشن 2000ء میں امریکہ میں ہوا تھا اس کے بعد وہاں فالج کا حملہ ہوا۔ جس سے تقریباً آپ صاحبِ فراش ہی رہے۔ آپ 14ء اگست 2018ء کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 94 برس تھی۔

مغفرت بے حساب ہو جائے
مرحمت لا جواب ہو جائے

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)